سلسلہ خطبات نمبر: 32

علماء، خطباء اور واعظین کے لیے

بیان جمعۃ المبارک

عنوان

سیدنا عثمان غنی (1)

15 جولائی **2022** بمطابق **15** ذو الحجہ **1443**

از قلم؛

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال

03076980022

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سیدنا عثمان غنی (1)

15/جولائی 2022ء بمطابق 15/ذوالحجہ 1443ھ

تحریر وترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

تعارف | خصوصیات | بیعتِ رضوان | اتباعِ سنت | فضائل ومناقب | تجارت وسخاوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ،بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ أَوْفٰى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا (الفتح:10/48)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ: لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا (الفتح:18/48)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَّرَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ (ترمذی:3698)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فہرست مضامین

عنوان ______ صفحہ نمبر

تمہید......4
قربانی کا مہینہ......4
تعارف......4
نام و نسب......4
ولادت......4
پاکیزہ بچپن......5
قبولِ اسلام......5
خصوصیات......6
(1) ذوالنورین......6
(2) ذوالہجرتین......6
(3) تیسرا نمبر......7
(4) کاتبِ وحی......7
(5) شرم و حیا......8
(6) جامع القرآن......9
بیعتِ رضوان......9
بیعتِ رضوان اور فضائلِ عثمان......10
اتباعِ سنت......10
فضائل و مناقب......11
جنت کی بشارت......11
خشیتِ الٰہی......12

تجارت وسخاوت..Error! Bookmark not defined.

غلام آزاد کرنا ....Error! Bookmark not defined.

غزوہ تبوک ....Error! Bookmark not defined.

کئی گنا نفع ....Error! Bookmark not defined.

تمہید

قربانی کا مہینہ

☆ قربانی کا مہینہ چل رہا ہے جس میں مسلمان سنت ابراہیمی کو زندہ کرتے ہوئے ہر سال اپنے جانور قربان کرتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا اس لئے جانور قربان کرتے ہوئے جذبہ یہ ہونا چاہئے کہ حضرت ابراہیم کی طرح ہمیں بھی حکم ہوتا کہ اپنی اولاد اللہ کی راہ میں قربان کریں تو ہم اس سے بھی دریغ نہ کرتے اور اگر اپنی جانیں قربان کرنے کا حکم ہوتا تو ہم اپنی جانیں بھی اللہ کے لئے قربان کر دیتے۔ اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں نے ہر دور میں اللہ کے راستے میں اس کے دین کی خاطر اپنی جان اور مال کی قربانیاں دیں اسلام کی تاریخ ایسی قربانیوں سے اور شہادتوں سے بھری پڑی ہے۔

وہ لوگ جنھوں نے خوں دے کر اس باغ کو رونق بخشی ہے دوچار سے دنیا واقف ہے گمنام نجانے کتنے ہیں

انہی قربانیوں میں سے ایک قربانی مظلومِ مدینہ، خلیفہ سوم، پیکر جود و سخا سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت ہے۔

☆ 18 ذوالحجہ آپ کا یومِ شہادت ہے۔ اسی مناسبت سے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار کے حوالے سے چند باتیں عرض کرنے کا ارادہ ہے۔

تعارف

نام و نسب

☆ آپ کا نام عثمان اور لقب ذوالنورین ہے، والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروٰی تھا،

سلسلہ نسب اس طرح ہے: عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف یعنی آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں حضور اکرم ﷺ کے سلسلۂ نسب سے مل جاتا ہے۔

آپؓ کی نانی بیضاء بنت عبدالمطلب حضور ﷺ کی پھوپھی تھیں۔

آپ کا تعلق قریش کی سب سے بڑی شاخ "بنوامیہ" سے ہے۔ عمر میں حضور ﷺ سے چھ (6) سال چھوٹے تھے۔

ولادت

☆ الاصابہ میں حافظ ابنِ حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ آپ واقعہ فیل کے چھٹے سال یعنی ہجرتِ نبوی سے 47 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

پاکیزہ بچپن

بچپن کے بارے میں خود سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے وہ فرماتے ہیں کہ :
"میں نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں نہ کبھی زنا کیا نہ شراب پی نہ کسی کو قتل کیا نہ کبھی چوری کی نہ ہی کبھی گانے بجانے میں شریک ہوا"۔(کنزالعمال)

قبولِ اسلام

☆ آپ نے 34 سال کی عمر میں خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا، سیدنا صدیق اکبر کے ساتھ پہلے سے آپ کے اچھے تعلقات تھے اور سیدنا صدیق اکبر سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور اس کے بعد جہاں تک آواز پہنچا سکتے تھے اسلام کی آواز پہنچائی اور جس جس کے ساتھ تعلقات تھے ان کو اسلام کی دعوت دی اور بہت سوں کو تیار کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے اور ان کو اسلام کے دامن سے وابستہ کیا۔ انہی میں سے ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

☆ جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اسلام کی دعوت دی تو آپ نے خندہ پیشانی سے قبول کیا گویا آپ اسلام لانے کے لئے پہلے سے تیار تھے فرمایا مجھے بھی حضور ﷺ کی خدمت میں لے چلو۔ ابھی جانے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ آپ ﷺ خود تشریف لے آئے گویا کنواں خود چل کر پیاسے کے پاس آگیا۔ آپ ﷺ نے اتنا فرمایا: عثمان اللہ کی جنت قبول کر لو میں تمہاری اور تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اقدس سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ آپ نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

☆ آپ السابقون الاولون میں شامل ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دوہرے داماد بھی ہیں اور خلفاء راشدین میں سے ہیں ۔ آپ کو حضور اکرم ﷺ نے کئی بار جنت کی بشارت دی اور آپ کو ''عشرہ مبشرہ'' صحابہ کرامؓ میں بھی شامل ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

☆ طبقات ابن سعد کے مطابق آپ اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھے نمبر پر ہیں جس کی وجہ سے آپ ''السابقون الاوّلون'' کی فہرست میں بھی شامل ہیں۔ جن کی خاص طور پر اللہ تعالی نے قرآن مجید میں تعریف کی ہے فرمایا:

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۔(توبہ:100)

"اور مہاجرین وانصار میں سے جن لوگوں نے اسلام لانے میں پہل کی اور جن لوگوں نے اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ تعالی نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہی بڑی کامیابی ہے"۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

☆ اس وقت اسلام لانا بہت ہی مشکل اور اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا تھا اس لئے جب آپ نے اسلام قبول کیا تو آپ کو چچا کی طرف سے بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور آپ کو باندھ کر تشدد کیا گیا کہ اسلام چھوڑ دیں آپ نے ہر تکلیف برداشت لی لیکن اسلام اور پیغمبرِ اسلام کا دامن نہیں چھوڑا۔

خصوصیات

(1) ذوالنورین

☆ حضور اکرم ﷺ کی دو بیٹیوں حضرت سیدہ رقیہؓ اور حضرت سیدہ ام کلثومؓ کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح ہوا جس کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ کو ''ذوالنورین'' بھی کہا جاتا ہے جس کا معنی ہے دو نور والا۔

پہلے آپ کا نکاح بنت رسول اللہ ﷺ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنھا سے ہوا کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ سیدہ رقیہؓ کی وفات کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنی دوسری بیٹی حضرت سیدہ امّ کلثومؓ کا نکاح بھی سیدنا عثمان غنیؓ سے کر دیا۔

اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ جرائیل امین علیہ السلام ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری بیٹی (ام کلثومؓ) کا نکاح بھی آپ (عثمانؓ) سے کر دوں۔

☆ پھر سیدہ ام کلثوم کا بھی انتقال ہو گیا تو حضرت عثمان پریشان رہا کرتے تھے پریشانی کی بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ حضور ﷺ کے ساتھ جو تعلق ان کی بیٹیوں کی وجہ سے تھا وہ ختم ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں اور ایک روایت کے مطابق حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ان کو سیدنا عثمان غنیؓ کے نکاح میں دیتا رہتا۔

یہ اعزاز پوری کائنات میں صرف اور صرف سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کہ آپ کے نکاح میں ایک نبی کی دو بیٹیاں آئی ہیں آپ کے علاوہ انسانی تاریخ میں اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں۔

الاصابہ میں ہے کہ سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ سے سیدنا عثمان غنی کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت علی نے فرمایا": حضرت عثمان وہ عظیم ہستی ہیں جنہیں آسمانوں میں ذوالنورین کہا جاتا ہے"۔

(2) ذوالہجرتین

☆ آپ نے اسلام کی خاطر دو مرتبہ ہجرت کی ہے پہلے آپ نے حضور اکرم ﷺ کے حکم پر اپنی اہلیہ بنتِ رسول اللہ ﷺ سیدہ رقیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر دوسری بار آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اسلام کی خاطر دو مرتبہ ہجرت کرنے کی وجہ سے آپ کا لقب ''ذوالہجرتین'' بھی ہے۔

(3) تیسرا نمبر

☆ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تیسرا نمبر ہے چنانچہ متعدد روایات میں کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی اس بات کی گواہی دی ہے چنانچہ بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَابَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ (بخاری:3655 کتاب فضائل الصحابة باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ)

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کے درمیان اس طرح فضیلت دیتے تھے کہ ہم سب سے پہلے ابو بکر کو فضیلت دیتے تھے پھر عمر بن خطاب کو فضیلت دیتے تھے پھر عثمان بن عفان کو فضیلت دیتے تھے"۔

بخاری شریف کی ہی ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ (بخاری:3698 کتاب فضائل الصحابة باب مناقب عثمان بن عفان)

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے زمانے میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں قرار دیتے تھے پھر سیدنا عمر کو پھر سیدنا عثمان کو اس کے بعد ہم نبی ﷺ کے صحابہ (کے بارے میں بحث کو) چھوڑ دیتے تھے اور کسی کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔"

یعنی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خلافت کی ترتیب میں بھی تیسرا نمبر ہے اور فضیلت کی ترتیب میں بھی تیسرا نمبر ہے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اصحابِ محمد حق کے ولی بو بکر و عمر، عثمان و علی
یارانِ نبی میں سب سے جلی بو بکر و عمر، عثمان و علی

ترتیبِ خلافت بھی ہے یہی ترتیبِ فضیلت بھی ہے یہی
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی بو بکر و عمر، عثمان و علی

(4) کاتبِ وحی

سیدنا عثمان غنی عرب کے ان چند گنے افراد میں سے ہیں جن کو لکھنا پڑھنا آتا تھا اور اللہ کے نبی ﷺ آپ سے بھی کتابت کروایا کرتے تھے چنانچہ آپ بھی ان خوش نصیب لوگوں میں شامل ہیں جن سے اللہ کے نبی ﷺ قرآن مجید کی کتابت کروایا کرتے

تھے اور" سورۃ الحجرات سے لے کر آخری سورت تک کی کتابت سب سے پہلے سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے کی تھی" (مصنف ابن ابی شیبہ:37690)کاتبِ وحی ہونا بھی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک بڑا اعزاز ہے۔

(5) شرم وحیا

☆ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اعلیٰ سیرت و کردار کے مالک تھے اس کے ساتھ ساتھ آپ اعلی اخلاق صفات کے حامل بھی تھے جن میں سے ایک نمایاں صفت یہ تھی کہ آپ ''شرم وحیا'' کی صفت میں بے مثال تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ ، وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَمِيْنًا وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ (ابن ماجه:154 كتاب المقدمة باب فضل خباب)

''میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحم کرنے والے ابو بکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملہ میں زیادہ سخت عمر ہیں، سب سے زیادہ حیا والے عثمان ہیں، سب سے بہتر قاضی علی بن ابی طالب ہیں، سب سے بہتر قاری ابی بن کعب ہیں، سب سے زیادہ حلال وحرام کا علم رکھنے والے معاذ بن جبل ہیں، اور سب سے زیادہ فرائض (یعنی علمِ میراث) کا علم رکھنے والے زید بن ثابت ہیں، سنو ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں''۔

چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ کی طرف سے آپ کو یہ تمغہ بھی عطا کیا گیا کہ آپ نے فرمایا وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ میری امت میں سے سب سے زیادہ حیا والے عثمان ہیں۔

☆ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گھر پر تھے کہ حضرت ابو بکرؓ نے آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ اپنی حالت پر رہے اور انہیں اجازت دے دی، پھر حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی، آپ اپنی سابقہ کیفیت پر رہے اور اجازت مرحمت فرمادی، پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت مانگی تو پہلے حضور ﷺ نے اپنے کپڑے درست فرمائے پھر آنے کی اجازت دے دی، حضرت عائشہؓ نے حضرت عثمانؓ کی آمد پر اس قدر اہتمام کی وجہ دریافت کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَلَا اَسْتَحِي مِن رَّجُلٍ يَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ ''کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟''(مسلم:2401 کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عثمان بن عفان)

چنانچہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ شرم وحیا میں ضرب المثل ہیں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

گر شرم وحیا پر کوئی دیوان لکھے گا مجھ کو ہے یقیں سیرتِ عثمان لکھے گا

☆ یہ حیا ہی تھا کہ سیدنا عثمانِ غنی فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا اور قبولِ اسلام کے لئے جس ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تب سے میں نے وہ ہاتھ کبھی اپنے شرم گاہ کو نہیں لگایا۔

☆ پھر اسی ہاتھ کو یہ اعزاز بھی ملا کہ بیعت رضوان کے موقع پر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو عثمانِ غنی کا ہاتھ قرار دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے 1400 صحابہ کرام سے بیعت لی تو ان سے بیعت لینے کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کرے ہوئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اللہ تعالی نے فرمایا:

يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ''ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے''

(6) جامع القرآن

پھر اس ہاتھ کو اللہ نے یہ اعزاز بھی بخشا کہ آپؓ جامع القرآن بھی ہیں کہ آپ نے پورا قرآن مجید لکھوایا اور ایک جگہ جمع کروایا ۔اور پہلے قرآن مجید لکھنے کے لئے کوئی ایک رسم الخط مقرر نہیں تھا جس کی وجہ سے پڑھنے میں اختلاف ہوتا تھا اس پر سیدنا عثمان غنی نے صحابہ کرام کی ایک کمیٹی بنائی اور پھر اس کے لئے ایک ہی رسم الخط مقرر کیا گیا جس کو رسمِ عثمانی کہا جاتا ہے اور پھر تمام صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہوا کہ قرآن مجید آئندہ اسی رسم الخط پر لکھا جائے گا۔

اور آپ ناشر القرآن بھی ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کے کئی نسخے لکھوا کر مملکتِ خلافت کے کئی علاقوں میں بھجوائے۔

حضرت عثمانؓ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپؓ حافظ قرآن بھی ہیں، جامع القرآن بھی ہیں اور ناشر القرآن بھی ہیں،

بیعتِ رضوان

☆ امام ترمذیؒ، حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ''بیعتِ رضوان'' کے موقعہ پر سیدنا عثمان غنیؓ، حضور اقدس ﷺ کی طرف سے ''سفیر'' بن کر مکہ گئے تھے کہ خبر مشہور ہوگئی کہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ شہید کر دیئے گئے..... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو حضرت عثمان غنیؓ کا بدلہ لینے کیلئے میرے ہاتھ پر بیعت کرے گا، اس وقت تقریباً چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان غنیؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ مبارک پر ''موت کی بیعت'' کی اس موقعہ پر حضور اقدس ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ حضرت عثمان غنیؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ (بخاری:4066) کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور یہ ''بیعت'' عثمانؓ کی طرف سے ہے اس بیعت کا نام بیعت رضوان اور اس کو ''بیعت شجرہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بیعت رضوان کرنے والوں سے اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا:

لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح:18/48)

''بیشک اللہ ان ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے''

☆ اس موقع پر ایک واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ سیدنا عثمان غنی جب بات چیت کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے اور آپ ﷺ کا یہ سفر تھا ہی عمرہ اور طواف کی نیت سے لیکن کفار مکہ نے آپ کو اور مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا تھا۔ جب آپ مکہ پہنچے تو مکہ والوں نے آپ کو یہ پیشکش کی کہ آپ طواف و عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے آپ کر سکتے ہیں لیکن سیدنا عثمان غنی نے فرمایا جب تک میرے محبوب نبی ﷺ عمرہ نہیں کر لیتے میں اس وقت تک عمرہ نہیں کروں گا۔

بیعتِ رضوان اور فضائلِ عثمان

☆ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر کتنا اعتماد تھا کہ آپ کو اپنا اور تمام مسلمانوں کا نمائندہ بنا کر بھیجا۔

- اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دل میں آپ ﷺ کے ساتھ کس قدر وفاداری اور جانثاری کا جذبہ تھا کہ فرمایا جب تک میرے محبوب آقا عمرہ نہ کر لیں میں عمرہ نہیں کروں گا۔
- یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے نزدیک سیدنا عثمان اور خونِ عثمان کتنا قیمتی ہے کہ آپ خود بھی اور تمام صحابہ بھی عثمان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے موت پر بیعت کر رہے ہیں۔
- یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا عثمان غنی کس قدر پاکیزہ اور مقدس و مطہر ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دے رہے ہیں۔ اور اس پر اللہ فرماتے ہیں کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اتباعِ سنت

☆ رہن سہن، اخلاق و اطوار اور کردار میں آپؓ کا ہر کام "سنت نبویؐ" کے مطابق ہوتا تھا۔

☆ ایک مرتبہ وضو سے فارغ ہو کر مسکرائے تو لوگوں نے اس موقعہ پر مسکراہٹ کی وجہ پوچھی تو آپؓ نے فرمایا (میں صرف اس لئے مسکرایا ہوں) کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو وضو کے بعد اس طرح مسکراتے ہوئے دیکھا ہے۔

☆ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب اہل مکہ سے بات چیت کرنے گئے تو ان کا تہبند سنت کے مطابق ٹخنوں سے اوپر تھا کسی نے کہا کہ حضرت عرب کے سرداروں میں طریقہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا تہبند نیچے لٹکاتے ہیں آپ ان سے بات کرنے جا رہے ہیں تو آپ بھی ذرا نیچے کر لیں فرمایا کہ میں نے کسی سردار یا بادشاہ کا طریقہ نہیں دیکھنا میں نے اپنے نبی کی سنت کو دیکھنا ہے اور میں نے اپنی نبی کو اس طرح تہبند ٹخنوں سے اوپر کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں بھی اسی طرح کروں گا۔

فضائل ومناقب

جنت کی بشارت

☆ آپ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں یعنی ان دس خوش نصیب صحابہ میں شامل ہیں جن کو اللہ کے نبی ﷺ نے ایک ہی مجلس میں جنتی ہونے کی خوشخبری دی تھی۔

عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ یہ ہیں:

سیدنا ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ	سیدنا عمر فاروق بن خطاب	سیدنا عثمان غنی بن عفان	سیدنا علی المرتضی بن ابی طالب
سیدنا طلحہ بن عبید اللہ	سیدنا زبیر بن العوام	سیدنا عبدالرحمن بن عوف	سیدنا سعد بن ابی وقاص
سیدنا سعید بن زید	سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح	رضی اللہ تعالیٰ عنھم	

☆ اس کے علاوہ بھی کئی مواقع پر اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو جنتی ہونے کی بشارت دی:

جب آپ کا نکاح اللہ کے نبی ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ سے ہوا اس موقع پر بھی اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی۔

جب آپ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں کنواں بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا تب بھی اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی۔

جب آپ نے مسجد نبوی کی توسیع کے لئے زمین خرید کر وقف کی تب بھی اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی۔

جب آپ نے غزوہ تبوک کے موقع پر جہاد کے لئے حصہ ملایا تب بھی اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی بلکہ اس موقع پر آپ نے بڑی عجیب انداز سے بشارت دی آپ نے فرمایا **مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ** آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل عثمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی عثمان کو کوئی عمل ان کے جنت جانے میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا کہ ایک صاحب نے آکر دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا ان کے لئے دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت دے دو میں نے دروازہ کھولا تو وہ ابو بکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی انہوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ان کے لئے دروازہ کھول دو اور ان کو بھی جنت کی بشارت دے دو میں نے دروازہ کھولا تو وہ عمر تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جس پر انہوں نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر ایک اور صاحب آئے اور انہوں نے دروازہ کھلوایا آپ ﷺ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اب آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ نے فرمایا ان کے لئے بھی دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت سنا دو اس آزمائش کے بعد جو ان پر آئے گی میں نے دروازہ کھولا تو وہ عثمان تھے میں نے ان کو بھی جنت

کی بشارت دی اور اللہ کے نبی ﷺ نے جو بات فرمائی تھی وہ بھی میں نے ان کو بتائی تو وہ کہنے لگے اللہ المستعان اللہ ہی مدد کرنے والا ہے۔(ترمذی:3710 کتاب المناقب باب منہ)

☆ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے آپ کو صرف جنت کی ہی نہیں بلکہ آپ کو جنت میں اپنا رفیق ہونے کی بھی بشارت دی چنانچہ فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَّرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ (ترمذی:3698 کتاب المناقب باب منه۔ابن ماجه:109 کتاب المقدمة باب فضل عثمان)

"جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ورفیق ہوتا ہے میرا جنت میں ساتھی عثمان ہوگا"۔

خشیتِ الٰہی

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے بارہا آپ کو جنت کی بشارت دی تھی اس کے باوجود خشیتِ الٰہی (خداخوفی) کا یہ عالم تھا کہ سیدنا عثمان غنی جب کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو بہت روتے تھے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی آپ سے پوچھا گیا آپ کے سامنے جب جنت اور جہنم کا ذکر آئے تو آپ اس وقت بھی اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جو اس میں کامیاب ہو گیا وہ اگلی منزلوں میں بھی کامیاب ہوگا اور جو اس میں ناکام ہو گیا وہ اگلی منزلوں میں بھی ناکام ہوگا۔(ترمذی،مسند احمد)

☆ سیدنا عثمان غنی کی سیرت، کردار، آپ کا شرم وحیا، نبی ﷺ کے ساتھ وفاداری اور جانثاری کا جذبہ، زندگی کو سنت کے مطابق ڈھالنا غرضیکہ آپ کی سیرت و کردار ہر مسلمان کے لئے مشعلِ راہ ہے۔اللہ پاک ہمیں ان نفوس قدسیہ کی عظمت کو سمجھنے اور ان کی سیرت و کردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دارالعلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔یوبی ایل سوسائٹی۔لاہور
علماء وخطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔
03076980022

سلسلہ خطبات نمبر: 33

علماء، خطباء اور واعظین کے لیے

بیان جمعۃ المبارک

عنوان

سیدنا عثمان غنی (2)

22 جولائی 2022 بمطابق 22 ذو الحجہ 1443

از قلم:

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال

03076980022

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

سیدنا عثمان غنی (2)

22/جولائی 2022 بمطابق 22/ذوالحجہ 1443

تحریر و ترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

تجارت سخاوت فضائل و مناقب دورِ خلافت آزمائش اور شہادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (الفتح:18)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ: لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (الفتح:18/48)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَّرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ (ترمذی:3698)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فہرست عنوانات

عنوان ______ صفحہ نمبر

تمہید 4

خشیتِ الٰہی 5

تجارت وسخاوت 5

غلام آزاد کرنا 5

غزوہ تبوک 6

مسجد نبوی کی توسیع 6

بئرِ رومہ 6

غزوہ تبوک 7

کئی گنا نفع 7

فضائل ومناقب 7

حضرت عثمان کے لئے دعا 7

میں عثمان سے راضی ہوں 8

جنت کی خوشخبری اور آزمائش 8

دو شہید 8

خلافت کی قمیص 8

جنت میں رفیق 8

سب گناہ معاف 9

مثالی دورِ خلافت 9

آزمائش اور بغاوت 9

بلوائیوں کا محاصرہ 9
باغیوں سے خطاب 10
شہادت 11

تمہید

☆ آج ذوالحجہ کی 22 تاریخ ہے 18/ذوالحجہ کو تاریخِ اسلام میں ایک المناک سانحہ سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کا پیش آیا۔
گذشتہ جمعۃالمبارک کے موقع آپؓ کا تعارف اور چند خصوصیات عرض کی تھیں:

- سیدنا عثمان غنیؓ السابقون الاولون میں سے ہیں یعنی ان خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے تھے۔
- سیدنا عثمان غنیؓ کا لقب ذوالنورین بھی ہے یعنی "دو نور والا" یہ اس لئے کہ یکے بعد دیگرے اللہ کے نبی ﷺ کی دو شہزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت امِ کلثوم رضی اللہ تعالی عنہما آپ کے نکاح میں آئیں۔
- سیدنا عثمان غنیؓ کا لقب ذوالہجرتین بھی ہے یعنی دو بار ہجرت کرنے والا یہ اس لئے آپ نے اسلام کی خاطر اللہ اور اس کے نبی ﷺ کے حکم پر دو مرتبہ ہجرت کی ایک مرتبہ حبشہ کی طرف اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ کی طرف۔
- آپؓ مقام و مرتبہ میں اور خلفاء راشدین میں تیسرے نمبر پر آتے ہیں۔
- سیدنا عثمان غنیؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی ان دس خوش نصیب صحابہ کرام میں سے ہیں جن کو اللہ کے نبی ﷺ نے ایک ہی مجلس میں جنتی ہونے کی بشارت دی تھی اور ان کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔
- سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کاتبِ وحی بھی ہیں یعنی آپ ان چند خوش نصیب صحابہ کرام میں سے بھی شمار ہوتے ہیں جن کو اللہ کے نبی ﷺ نے وحی اور قرآن مجید کی کتابت پر مامور کر رکھا تھا۔
- سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ کے نبی ﷺ نے اَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ کا تمغہ بھی عطا فرمایا یعنی یہ کہ میری امت میں سب سے زیادہ شرم و حیا والے عثمان ہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ کہ میں اس (عثمان غنی) سے کیوں حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔
- سیدنا عثمان غنی وہ خوش نصیب صحابی ہیں کہ جب بیعتِ رضوان کے موقع پر اللہ کے نبی ﷺ خونِ عثمان کا بدلہ لینے کے لئے 1400 صحابہ کرام سے موت پر بیعت لے رہے تھے تو اللہ کے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اپنے دستِ مبارک کو سیدنا عثمان غنی کا ہاتھ قرار دے کر فرمایا کہ یہ عثمان کی طرف سے بیعت ہے۔

☆ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ وہ مبارک ہاتھ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔

اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ نے اس ہاتھ کی اس طرح لاج رکھی ہے کہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا اور جب سے میں اللہ کے نبی ﷺ کے دستِ مبارک پر ایمان کی بیعت کی ہے اس وقت سے میں نے اس ہاتھ کو اپنے شرمگاہ کو نہیں لگایا۔

پھر اس ہاتھ کو اللہ نے یہ اعزاز بھی بخشا کہ آپؓ جامع القرآن بھی ہیں کہ آپ نے پورا قرآن مجید لکھوایا اور ایک جگہ جمع کروایا۔اور پہلے قرآن مجید لکھنے کے لئے کوئی ایک رسم الخط مقرر نہیں تھا جس کی وجہ سے پڑھنے میں اختلاف ہوتا تھا اس پر سیدنا عثمان غنی نے صحابہ کرام کی ایک کمیٹی بنائی اور پھر اس کے لئے ایک ہی رسم الخط مقرر کیا گیا جس کو رسمِ عثمانی کہا جاتا ہے اور پھر تمام صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہوا کہ قرآن مجید آئندہ اسی رسم الخط پر لکھا جائے گا۔

اور آپ ناشر القرآن بھی ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کے کئی نسخے لکھواکر مملکتِ خلافت کے کئی علاقوں میں بھجوائے۔

حضرت عثمانؓ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپؓ حافظ قرآن، جامع القرآن اور ناشر القرآن بھی ہیں،

خشیتِ الٰہی

☆ خشیتِ الٰہی (خدا خوفی) کا یہ عالم تھا کہ سیدنا عثمان غنی جب کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو بہت روتے تھے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی آپ سے پوچھا گیا آپ کے سامنے جب جنت اور جہنم کا ذکر آئے تو آپ اس وقت بھی اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جو اس میں کامیاب ہو گیا وہ اگلی منزلوں میں بھی کامیاب ہو گا اور جو اس میں ناکام ہو گیا وہ اگلی منزلوں میں بھی ناکام ہو گا۔(ترمذی، مسند احمد)

تجارت و سخاوت

☆ زمانہ اسلام سے پہلے ہی تجارت سے وابستہ تھے اور نہایت امانت و دیانت کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے لہذا کاروبار میں خوب برکت اور فراوانی حاصل ہوئی اور مکہ کے نامور تاجروں اور مالداروں میں آپ کا شمار ہوتا تھا اس سب کے باوجود آپؓ کا طرزِ زندگی سادگی والا رہا۔خادموں اور غلاموں کی بڑی تعداد ہر وقت خدمت کے لئے موجود ہوتی تھی پھر بھی اپنے اکثر کام خود ہی کر لیا کرتے تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال و دولت سے بھی نوازا تھا اور اپنے راستے میں مال خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی تھی چنانچہ جب بھی مال خرچ کرنے کی ضرورت پیش آئی سیدنا عثمان غنی سب سے بڑھ چڑھ کر اسلام اور پیغمبرِ اسلام پر مال خرچ کرتے ہوئے نظر آئے۔

غلام آزاد کرنا

☆ البدایہ والنہایہ میں ہے کہ آپ کا معمول تھا کہ آپ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے اور اگر کسی وجہ سے کسی جمعہ کو غلام آزاد نہ کر پاتے تو آئندہ جمعہ کو دو غلام آزاد کرتے تھے۔

غزوہ تبوک

☆ جنگ تبوک کے موقع پر حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو جہاد کے لئے مال خرچ کرنے کی ترغیب دی۔اس موقع پر سید نا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گھر کا تمام سامان اور مال و اسباب آپ کی خدمت میں آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیا،سید نا عمر فاروقؓ نے نصف مال لا کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ایک روایت کے مطابق اس موقعہ پر سید نا حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ہزار اشرفیاں،ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے جنگ تبوک کے لئے اللہ کے راستہ میں دیئے۔حضور اقدس ﷺ حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت سے اس قدر خوش تھے کہ آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے اشرفیوں کو الٹ پلٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''مَاضَرَّ عثمانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ (ترمذی) ''آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔(یعنی عثمان کا کوئی بھی عمل عثمان کے جنت میں جانے سے رکاوٹ نہیں بن سکتا)

مسجد نبوی کی توسیع

☆ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کی ضرورت تھی آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ جو شخص مسجد کے ساتھ والی زمین خرید کر اللہ کے لئے وقف کر دے گا میں اس کے لئے نقد جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔حضرت عثمانؓ فوراً اٹھے اور وہ زمین دو یتیم بھائیوں کی تھی ان کو اچھی قیمت دے کر زمین خریدی اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے وہ زمین خرید لی ہے اور مسجد کے لئے وقف کر دی ہے۔آپ ﷺ نے عثمان غنیؓ کو نقد جنت کی بشارت دی۔

بئرِ رومہ

☆ جب حضور اقدس ﷺ مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ ﷺ اور مسلمانوں کو میٹھے پانی کی بڑی دقّت تھی،صرف ایک میٹھے پانی کا کنواں تھا جس کا نام ''بیئر رومہ'' تھا جو ایک یہودی کی ملکیت میں تھا،وہ یہودی جس قیمت پر چاہتا مہنگے داموں پانی فروخت کرتا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص اس کنوئیں کو خرید کر اللہ کے راستہ میں وقف کر دے اس کے لئے جنت کی بشارت و خوشخبری ہے۔سید نا عثمان غنیؓ اس یہودی کے پاس گئے اور کہا کہ یہ کنواں مجھے فرخت کر دو میں تمہیں اس کی اچھی قیمت دینے کے لئے تیار ہوں اس نے کہا میں آدھا کنواں فروخت کروں گا حضرت عثمانؓ نے اس سے آدھا کنواں خرید لیا اب ایک دن یہودی کی باری ہوتی اور وہ اس دن پانی فروخت کرتا اور ایک دن حضرت عثمانؓ کی باری ہوتی تو اس دن ہر ایک کو مفت میں پانی لینے کی اجازت ہوتی۔اب جس دن یہودی کی باری ہوتی لوگ پانی لینے ہی نہ آتے اور جس دن حضرت عثمانؓ کی باری ہوتی اس دن ہر ایک کو پانی لینے کی اجازت ہوتی۔اب جس دن یہودی کی باری ہوتی اس دن لوگوں نے پانی لینے کے لئے آنا ہی بند کر دیا۔تو یہودی نے تنگ آ کر باقی آدھا کنواں بھی فروخت کر دیا اور سید نا عثمان غنی نے خرید کر سارا کنواں مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

غزوہ تبوک

☆ جنگ تبوک کے موقع پر حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو جہاد کے لئے مال خرچ کرنے کی ترغیب دی۔اس موقع پر سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گھر کا تمام سامان اور مال واسباب آپ کی خدمت میں آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیا، سیدنا عمر فاروقؓ نے نصف مال لا کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ایک روایت کے مطابق اس موقعہ پر سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے ایک ہزار اشرفیاں، ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے جنگ تبوک کے لئے اللہ کے راستہ میں دیئے۔ حضور اقدس ﷺ حضرت عثمان غنیؓ کی سخاوت سے اس قدر خوش تھے کہ آپ ﷺ اپنے دستِ مبارک سے اشرفیوں کو الٹ پلٹ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ''مَاضَرَّ عثمانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ (ترمذی) ''آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔(یعنی عثمان کا کوئی بھی عمل عثمان کے جنت میں جانے سے رکاوٹ نہیں بن سکتا)

کئی گنا نفع

☆ ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تمام لوگ پریشان تھے اسی دوران حضرت عثمان غنیؓ کے ایک ہزار اونٹ غلے سے لدے ہوئے آئے تو مدینہ کے تمام تاجر جمع ہوگئے۔تاجروں نے کئی گنا زائد قیمت پر اس غلے کو خریدنے کی کوشش کی لیکن آپؓ نے فرمایا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ نفع ملتا ہے۔تاجروں نے کہا ہم آپ کو دس گنا قیمت دینے کے لئے تیار ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ نفع ملتا ہے تاجر اس پر حیران تھے کہ اتنا نفع کون دے سکتا ہے۔فرمایا میں تم سب لوگوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں یہ سب غلہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں اور وہ سارا غلہ مدینہ کے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا۔

اس کے علاوہ بھی جب کبھی اسلام، پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کو مالی تعاون کی ضرورت پیش آئی سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ دل کھول کر سخاوت کا مظاہرہ کیا۔

فضائل و مناقب

حضرت عثمان کے لئے دعا

☆ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو کبھی اتنا ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کی بغل مبارک ظاہر ہو جائے مگر عثمانِ غنیؓ کے لئے جب آپ ﷺ دعا فرماتے تھے تو بغل مبارک ظاہر ہو جاتی تھی۔

میں عثمان سے راضی ہوں

☆ حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضوراقدس ﷺ کو دیکھا کہ رات کے وقت آپ دعا کررہے تھے اور طلوعِ فجر تک ہاتھ اٹھا کر سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کے لئے دُعا فرماتے رہے آپ ﷺ فرماتے تھے! اے اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوں تو بھی راضی ہوجا۔

جنت کی خوشخبری اور آزمائش

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں، میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک باغ میں تھا، آپؐ نے مجھے دروازہ کی نگرانی پر مامور فرمادیا پھر ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ نے پوچھا کون؟ کہا ابو بکرؓ، فرمایا انہیں اندر آنے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنادو، پھر حضرت عمر تشریف لائے، آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں بھی آنے دو اور جنت کی خوشخبری سنادو، پھر حضرت عثمانؓ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں آنے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دے دو اور آزمائش کی خبر بھی کردو پھر حضرت عثمانؓ "اللہ المستعان" (یااللہ مدد) کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ (بخاری شریف)

دو شہید

☆ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ احد پہاڑ پر چڑھے، آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے، احد پہاڑ ہلنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اے احد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں"۔ (بخاری شریف)

خلافت کی قمیص

☆ اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو فرمایا تھا:

یا عثمانُ! اِنَّ اللّٰهَ عَسٰی اَن یُّلْبِسَكَ قَمِیصًا فَاِنْ اَرَادَكَ المنافِقونَ علٰی خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتّٰی تَلْقَانِیْ (مسند احمد)

"اے عثمان! عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائیں گے (مراد خلافت تھی) اگر منافق اسے اتارنا چاہیں تو آپ مت اتارنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو"

جنت میں رفیق

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَّرَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ عُثْمَانُ** (ترمذی:3698)

"ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمانؓ ہے۔

سب گناہ معاف

☆ ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ! اے عثمان اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تجھ سے ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔

مثالی دورِ خلافت

☆ آپ نے خلفاء راشدین میں سے سب سے زیادہ عرصہ خلافت کا منصب سنبھالا ہے۔

سیدنا فاروق اعظم کے دورِ خلافت میں اسلامی حکومت کی سرحدیں 22 لاکھ مربع میل تک پہنچ چکی تھیں لیکن کئی علاقے ایسے تھے جو نئے نئے فتح ہوئے تھے ابھی مسلمان وہاں مستحکم نہیں ہوئے تھے اور خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں نہ چلی جائیں سیدنا عثمان غنی نے اسلامی فوج کو نئے سرے سے عسکری انداز میں منظم کیا اور وہاں اسلامی حکومت کی گرفت مضبوط کی اس کے علاوہ اسلامی سرحدوں کو مزید وسعت دے کر 44 لاکھ مربع میل تک پہنچایا۔

آپ ہی کے دورِ خلافت میں سیدنا امیر معاویہ نے پہلا اسلامی بحری بیڑہ تیار کیا۔

آپ کا دورِ خلافت امن و امان، ترقی و خوشحالی، عدل و انصاف اور فتوحات سے بھرا ہوا ہے جس پر اسلام کی پوری تاریخ فخر کرتی رہے گی۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے 12 دن کم 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطہ پر اسلامی سلطنت قائم کی۔

آزمائش اور بغاوت

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت بھی دی تھی اور آزمائش اور شہادت کی خبر بھی دی تھی۔ بالآخر وہ آزمائش بھی آن پہنچی جس کی اللہ کے نبی ﷺ نے خبر دی تھی۔

بلوائیوں کا محاصرہ

☆ 35 ہجری میں مصر سے آئے ہوئے تقریباً ساڑھے سات سو بلوائیوں نے ایک خط کا بہانہ بنا کر ملک میں بدامنی پیدا کر کے مدینہ منورہ پر قبضہ کر لیا۔ مدینہ منورہ میں بلوائیوں نے بغاوت کا ایک ایسا وقت طے کیا کہ جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوں اور صرف چند افراد یہاں ہوں تاکہ ایسے وقت میں امیر المؤمنین سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کو خلافت سے دستبرار کروا دیں اور نظامِ خلافت کا خاتمہ ہو جائے اور اسلام کی مرکزیت کو پارہ پارہ کر دیا جائے۔

35ھ ذیقعدہ کے پہلے عشرہ میں باغیوں نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا جو 40 دن تک کئے رکھا۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

☆ حافظ عماد الدین نے ''البدایہ والنہایہ'' میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں حضرت عثمان غنیؓ نے صبر واستقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔ محاصرہ کے دوران باغیوں نے چالیس روز تک آپؓ کا کھانا اور پانی بند کر دیا۔

☆ اس دوران سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے باغیوں کا قلع قمع کرنے کی اجازت چاہی حضرت عبداللہ بن زبیر نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ کی قسم ان باغیوں سے لڑنا حلال ہے آپ حکم دیں ہم ان سے لڑیں گے پھر بھی آپؓ نے اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ! مجھ سے یہ نہ ہو گا کہ حضور ﷺ کا خلیفہ ہوں اور میری وجہ سے مدینہ منورہ میں خون بہے۔

باغیوں سے خطاب

☆ ایک دن آپ مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور باغیوں سے آپ نے چند باتیں کیں۔

فرمایا تم جانتے ہو کہ میں نے نہ کبھی چوری کی نہ کبھی زنا کیا نہ کبھی اسلام سے مرتد ہوا نہ کسی کو قتل کیا پھر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو یعنی کسی کو قتل کرنے کے جو بھی جواز ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک جواز بھی تمہارے پاس نہیں ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ہجرت کے بعد جب مسجد نبوی کی توسیع کی ضرورت تھی تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص زمین خرید کر مسجد نبوی کے لئے وقف کرے میں اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہوں اس پر میں نے وہ زمین خرید کر مسجد نبوی کے لئے وقف کی تھی اور آج تم مجھے اسی مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے ہو۔

اور تم جانتے ہو کہ ہجرت کے بعد جب مسلمانوں کے لئے پانی کی تنگی تھی اور ایک ہی کنواں تھا جو یہودی کی ملکیت تھا اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص یہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کرے گا میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں اس پر میں نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا تھا آج تم مجھے اسی کنویں کا پانی پینے کی اجازت نہیں دیتے ہو۔

اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ اللہ تعالی تمہیں ایک لباس (یعنی خلافت کا لباس) پہنائیں کچھ لوگ اس کو اتروانا چاہیں گے لیکن تم نے اس کو اتارنا نہیں ہے یہاں تک کہ تم ہم سے آملو اور میں نے اللہ کے نبی ﷺ سے عہد کیا تھا (کہ میں ان کے کہنے پر وہ لباس نہیں اتاروں گا) میں اللہ کے نبی سے کئے ہوئے اس عہد پر قائم ہوں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے شہید ہونے کی بشارت بھی دی تھی اور مجھے اللہ کے نبی ﷺ کی ہر بات کا پورا پورا یقین ہے اس لئے میں جان دے سکتا ہوں لیکن اللہ کے نبی ﷺ کے فرمان سے نہیں ہٹ سکتا۔

شہادت

☆ آپ ہمیشہ روزے رکھا کرتے تھے چنانچہ شہادت والے دن بھی آپ روزے کی حالت میں تھے نمازِ فجر کے بعد تلاوت میں مشغول تھے کہ کچھ دیر کے لئے آنکھ لگ گئی خواب میں اللہ کے نبی ﷺ کی زیارت ہوئی دیکھا ساتھ میں سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم بھی ہیں اور اللہ کے نبی ﷺ فرمارہے ہیں "عثمان آج شام کو روزہ ہمارے ساتھ افطار کرنا"۔

نیند سے بیدار ہوئے تو صاف ستھرا لباس زیبِ تن کیا اور عبادت میں مشغول ہوگئے۔

☆ اور 18 ذوالحجہ کو چالیس روز سے بھوکے پیاسے 82 سالہ مظلوم مدینہ خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنیؓ کو جمعہ المبارک کے روز ،قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے روزہ کی حالت میں انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔

آپ نے جامِ شہادت نوش کر لیا لیکن مدینۃ الرسول میں خون بہانا گوارا نہ کیا۔

اور جان دے دی لیکن اللہ کے نبی ﷺ کے اس فرمان پر عمل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ عثمان تمہیں اللہ تعالی خلافت کی قمیص پہنائیں گے کچھ منافق اس کو اتروانا چاہیں گے لیکن تم اس قمیص کو نہ اتارنا اور صبر کرنا یہاں تک کہ جنت میں مجھ سے آملو۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دار العلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔یوبی ایل سوسائٹی۔لاہور
علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔
03076980022

[Website: DifaAhleSunnat.com]